سوات میں مختلف مذاہب والوں کے تجہیز و تکفین کے رسومات: ایک تجزیاتی مطالعہ

The burial costumes of different religions in swat
An Analytical study

خلیل الرحمن سواتی [1]

صلاح الدین [2]

Abstract:

The Swat region is considered as a rich cultural and multi civilizational region. It has its ancient history as evident form the historical remains dotting the whole region. Before the arrival of Islam and particularly before the conquest of Muhamood of Ghazna, there were two major religions in this area the Hinduism and Buddhism. There after when the Islam spread in the region and Muslims also took the political power here the local customs were influenced and marked by these new developments. The Islamic culture deemed to have a dominant position still every civilization and religion has its own utility. Though the customs and traditions grounded in other religions became less prevelant due to decrease in their numbers but it is interesting to note the common practices that can be seen from comparative religious perspective. Especially the burial customs of all these major religions in this area have some common features. Thus one finds it interesting to observe some common customs regarding the deceased i.e. offering charity and recitation of holyscriptures by Muslims, Hindus, Christains and SikhsThis article describes in detail the burial systems of all the communities in District swat.

Key words: burial customs, death ceremonies, non Muslims, rituals

تعارف:

سوات کا علاقہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے یہ علاقہ اپنے اندر مختلف مذاہب کی تاریخ سمیٹے ہوئے ہے، چونکہ اس علاقہ میں اسلام محمود غزنوی ہزار کی دہائی میں لایا ہے اور اس سے پہلے اس علاقے میں گوتھم بدھ، بدھ مت، ہندو اور سکھ ازم کے پیروکار رہتے تھے اور یہ علاقہ ان مذاہب والوں کیلئے غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا کیونکہ یہ علاقہ ان کی ریاضت اور عبادت کیلئے مشہور تھا۔ اس کے بعد مسلمان اس میں آباد ہوئے اس لئے اس علاقہ میں مختلف قسم کے مذاہب کے پیروکاروں کے رسوم علیحدہ علیحدہ ہیں اس لیئے ان کے

[1] پی ایچ ڈی سکالر، اسلامیہ کالج پشاور khalilurrahmanptc@gmail.com

[2] پی ایچ ڈی سکالر، اسلامیہ کالج پشاور ayubi.ssa@hotmail.com

رسوم میت (تجہیز و تکفین) پر تحقیقاتی مطالعہ ذاتی خواہش اور اس دور کی ایک ضرورت کے تحت کیا جارہاہے۔ تاکہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان اسلامی رسومات میت کے ساتھ ساتھ مختلف مذاہب کے رسومات میت کا مطالعہ کرسکے۔

اہداف:

1: علاقہ کے رسم ورواج بالخصوص رسوم میت کا مطالعہ،

2: ان غیر مسلموں کے رسم ورواج کو بھی بیان کیا جائے گا جو اپنی میت کو یہاں دفن کرتے ہیں جیسے عیسائی، سکھ مت اور ہندومت،

3: مسلمانوں کے رسوم میت صرف فقہ حنفی کے موافق بحث ہوگی۔ اور اگر مسئلہ کا تعلق نصوص سے ہو تو نصوص کی روشنی میں اس پر بحث ہوگی۔ جبکہ دیگر مذاہب کے رسوم میت پر ان ہی کی مذہبی کتب کی روشنی میں ہوگی۔

موت سے کسی بھی انسان کو انکار نہیں ہے۔ لوگ خدا کے وجود کے منکر ہوسکتے ہیں لیکن موت جیسی اٹل حقیقت سے آنکھیں نہیں چرا سکتے۔ قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے "﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ﴾[3] ترجمہ ہر جان موت کا مزہ چکھے گی" اور یہ فیصلہ دنیا کے ہر جاندار پر لاگو ہے کہ وہ موت کا ذائقہ چکھے گا۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات کا اعزاز عطا کیا ہے۔ یہ اعزاز صرف اس کی زندگی میں نہیں بلکہ بعد از مرگ بھی اس کا پورا خیال رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی انسان مر جائے تو اس کی تجہیز و تکفین اچھے طریقے سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح اس کی اہانت اور مسخ وغیرہ سے منع بھی کیا گیا ہے۔ انسان کے ساتھ جس کیفیت کا ارتکاب اس کی زندگی میں ممنوع ہے وہی کیفیت اور عمل اس کے مرنے کے بعد بھی اس کے ساتھ کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ میت کی ہڈیاں توڑنا ارشاد نبوی ﷺ ہے "«كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا»[4] مردہ کی ہڈی توڑنا گناہ اور سزا کے لحاظ سے ایسا ہی ہے جیسے کہ زندگی میں اس کی ہڈی توڑنا"۔

میت کے جنازے میں شرکت اور اس کے کفن ودفن میں شمولیت پر بھی اجر و ثواب کا وعدہ ہے۔

---

[3] ال عمران 185:3:3

Surah al e Imran

[4] أبو داود سليمان بن الأشعث السِّجِسْتاني (المتوفى: 275هـ) سنن ابی داود کتاب الجنائز باب فی الحفاریجدالعظم ھل یتنکب ذالک المکان حديث 3207 (الناشر: المكتبة العصرية، صيدا – بيروت عدد الأجزاء:4 ح4031،44:4 س ن ندارد) اور ابن ماجہ نے باب فی النہی عن کسر عظام المیت میں سند صحیح سے ذکر کیا ہے۔

Abu Daud Suleiman bin Ash 'ath al Sajistani. Sunan abi Daud, Kitab al Janaiz, Bab fi al Haffari yajidu al 'Azma hal yatnakkabu dhalika al makan, Hadith 3207, al Nashir

علمائے اسلام نے میت کی تجہیز و تکفین کے احکام بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیے ہیں۔ اور اس حوالے ضخیم کتابیں بھی مرتب کی ہیں جیسا کہ:

امام ابو نصر عبد الوہاب بن عطاء الخفاف العجلی البصری ثم البغدادی المتوفی ۲۰۴ھ مشہور تابعی ہیں۔ آپ نے "کتاب الجنائز" لکھی جس کا ذکر حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں کیا ہے[5] اور حال ہی میں محمد ناصر الدین البانیؒ نے احکام الجنائز و بدعھا کے نام سے ایک مبسوط کتاب تصنیف فرمائی جو اپنی مثال آپ ہے۔ اس کے علاوہ ہر بلاد میں عرف کے مطابق کسی نہ کسی عالم دین اور محقق نے وقت کے ساتھ ساتھ قال اللہ اور قال رسول اللہ ﷺ کو مد نظر رکھ کر فتاوٰں کے ذریعے اس میں غیر شرعی امور کا ازالہ کیا۔

اس مقالہ میں تقابلی اور تجزیاتی منہج تحقیق اپنایا گیا ہے۔ تحقیقی مقاصد کے لیے مواد کو تجزیاتی اور تقابلی اسلوب میں تحریر کر دیا گیا ہے۔ حتی الوسع غیر ضروری طوالت سے اجتناب کیا گیا ہے۔ اسلام، عیسائیت، ہندومت اور سکھ مت کے دستیاب مصادر سے مواد کو انتہائی عرق ریزی سے جمع کر کے پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق کے لیے انٹرویوز بھی کیے گئے ہیں۔ اولاً اجمالی طور پر ہر مذہب کے رسوم بیان کیے گئے ہیں اور بعد ازاں اس کی مزید تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ چاروں مذاہب میں رسوم میت کے حوالے سے سب سے پہلی اور انوکھی کاوش ہے۔

عیسائی مذہب والوں کی رسوم میت: CORMONYS OF CHIRISTIAN IN THE DEATH

ضلع سوات میں مسیحی (کرسچن) حضرات کی آمد:

ریاست سوات میں 1964ء کے لگ بھگ سے والئ سوات کے دور حکومت میں آباد ہوئے۔ جو کہ پنجاب کے مختلف علاقوں سے روزگار کے سلسلہ میں آئے گئے تھے اور اسی وقت سے سوات میں اب مستقل رہائش پذیر ہیں۔ سرکاری ملازمتوں کی وجہ سے یہاں پر چند خاندان مقیم ہوئے ہیں جو کہ ابتداء ایک خاکروب ملازم کے حیثیت سے اپنے خدمات انجام دے رہے تھے یہ لوگ آج کل تقریباً 120 خاندان کی تعداد میں ہیں جو منگورہ شہر کے مختلف محلہ جات جیسے لنڈیکس، وتکے، مینگورہ سٹی، سیدو شریف امانکوٹ، گرڈ سٹیشن، محلہ فتح خان، سنٹرل ہسپتال اور شگئی میں مقیم ہیں۔

چونکہ ان میں تعلیمی ریشو بہت کم ہے اسی وجہ سے زیادہ تر لوگ کلاس فور (خاکروب) سے متعلقہ پیشے میں گزران زندگی کرتے تھے۔ اب چونکہ نوجوان نسل تعلیم سے وابستہ ہو گئی ہے اس لئے مختلف محکموں میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

[5] حافظ ابن حجر فتح الباری ص183ج3 مکتبہ سلفیہ
Hafiz Ibn e Hajar, Fatah al Bari, Maktabah al Salafiyyah, p.183,vol.3

سوات میں مسیحی حضرات کے عبادت خانے (چرچ):

1. سینٹ لُوقس چرچ(Diocese of Peshawar) یہ چرچ آف پاکستان(church of Pakistan) گلکدہلنڈیکس میں ہے جس کے انچارج پادری قیصر شہباز ہیں ۔
2. رومن کیھتولک چرچ(saint thoams) : آفسر آباد سیدو شریف میں واقع ہے جس کو نوشہرہپیرش سے فادر ٹام چلا رہے ہیں ۔(یہ دونوں رجسٹرڈ چرچ ہیں)
3. پبلک سکول سنگوٹہ : تقریبا1966ء سے مشنری سسٹمز (convert)سکولز آف سسٹم کے تحت (Beacon House) انگلینڈ کی طرزِ تعلیم پر ایک بہترین علمی ادبی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ماضی میں اس ادارے نے سوات کے علاقہ کو بہترین تعلیم وتربیت سے مزین کرکے لائق وفائقآفسرز ،ادیب، خطیب ،شاعر اور پڑھے لکھے افراد مہیا کئے ہیں۔

بد قسمتی سے سوات میں گذشتہکر ائسز کے دوران یہ ادارہ بھی تباہ ہو گیا جو کہ 2010ء میں دوبارہ تعمیر کیا گیا۔

مسیحی قوم ایک پُر امن اور خدمت گذار قوم ہے علاقہ میں انتہائی پُر امن زندگی بسر کرتی ہے اور ملک کے محبِ وطن شہری ہیں۔ عقیدہ توحید ان کی زندگی کا حاصل مقصد ہے ایجوکیشن اور نرسنگ میں بھی ان کے خدمات قابل ستائش ہے انجیل شریف کی مرکزی تعلیم اپنے ہمسائے (بغیر رنگ ونسلومذہب کی تفریق) سے اپنی مانند محبت کرنے کی تلقین ہے۔ شرک، شراب نوشی سے پاک اور حلال وحرام کی تمیز، طہارت اور بنیادی انسانی اصولوں کے مطابق زندگی پُر امن اور بامقصد طرزِ حیات کو ترجیح دی جاتی ہے [6]

قریب الموت یا بیمار کے روح نکلنے سے پہلے رسومات:

قریب الموت (بیمار) کے سامنے انجیل مقدسہ میں تسلی کے الفاظ یعنی یسُوع المسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہمارا منجی ہے، وہ دنیا اور آخرت میں ہمارا ہادی ومددگار ہے۔ اس نے موت اور قبر پر فتح حاصل کی ہے، وہ ہمیں بھی ہمیشہ کی زندگی عطاء کریگا۔ ابتداء میں کلام تھا کلام خدا کے ساتھ تھا اور یہی کلام خدا ہے سب چیزیں اُسی کے وسیلے سے بنی ہیں۔ [7]

روح نکلنے کے بعد کے رسومات:

روح نکلنے کے بعد عالم دین زبور شریف اور انجیل مقدسہ کے روشنی میں یُسوع المسیحعلیہاسلام کے عالمگیر نجات دہندہ کے کلمات کو بار بار پڑھتا اور لوگوں کو گناہوں سے پاک رہنے کی ہدایت کرتا اور انسان کے فانی ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ (نہ ہم دنیا میں کچھ لائے اور نہ کچھ لے جاسکتے ہیں) [8]

---

[6] Javed Masih ,Teacher Sarosh Acadamy Swat.

[7] یوحنا 1:1آیت 8

John, 1:1 verse 8

[8] ایوب 2:1تمتھیس7:6

Job: 2:1, Timuthus: 7:6

غسل کے رسومات:

غسل کیلیئے پانی میں خوشبو ملا کر میت کو عام غُسل دیا جاتا ہے۔ پھر سفید کپڑے میں لپٹ کر تین بند باندھے جاتے ہیں۔ نماز جنازہ مقامی گرجاگھر (چرچ) میں ادا کی جاتی ہے توریت، زبور اور صحائفِ انبیاء میں سے تلاوت کی جاتی ہے۔

غسل کے بعد اور دفن سے پہلے کی رسومات:

تلاوت کلام پاک سے خصوصا انجیل شریف میں سے لوقا 25.26:11 کی تلاوت کی جاتی ہے قیامت اور زندگی تو میں ہوں،[9]

"میں جانتا ہوں میرا مخلص دینے والا زندہ ہے، تمھارہ دل نہ گھبرائے تم خدا پر ایمان رکھتے ہو مجھ پر بھی ایمان رکھو"[10]

نماز جنازہ کا طریقہ:

عالم دین کی قیادت میں میت کو تین چار لوگ بڑی عقیدت واحترام سے لحد میں رکھتے ہیں اور مُردہ کا مُنہ قبلہ اول کی طرف کرتے ہیں، پھر عالم مٹی میت پر ڈال کر اعلان کرتا ہے کہ خاک کو خاک اور راکھ کو راکھ کے سپرد کرتے ہیں۔ پھر ساری جماعت باری باری مٹی قبر پر ڈالتے جاتے ہیں۔

دفن کرنے کے رسومات:

1: زبور نمبر 23 کی تلاوت، 2: ایوب کی کتاب کا حوالہ

انسان جو عورت سے پیدا ہوتا ہے تھوڑے دنوں کا ہے اور دکھ سے بھرا ہے۔ میت کو مٹی کے حوالے کرتے ہوئے میت کا مُنہ قبلہ اول یعنی مشرق کی طرف کرتے ہیں، مٹی کو مٹی، راکھ کو راکھ، خاک کو خاک کے سپرد کرتے ہیں۔ اس کامل اور قوی اُمید کے ساتھ کہ خداوند یُسوع المسیح کے وسیلہ سے ابدی زندگی کی قیامت ہوگی۔ پھر دعائے ربّانی پڑھی جاتی ہے۔

دفن کے بعد قبرستان اور تعزیت کی رسومات:

دفن کے بعد پادری صاحب کی رہنمائی میں سب لوگ مرحوم کے گھر جاتے ہیں۔ تسلی اور تشفی کیلیئے دُعا کی جاتی ہے اور مرحوم کے لواحقین سے ہمدردی اور تسلی کے الفاظ کہے جاتے ہیں۔

مہمانوں کی کھانا وغیرہ کی رسومات:

---

[9] ایوب 27,23:19

Job: 19:23, 27

[10] یوحنا 1:14

John 1:14

تعزیت کے لئے آنے والے مہمانوں کے آرام، کھانا، چائے پانی کا خیال رکھا جاتا ہے اخلاقی اور معاشرتی طور پر یہ ضروری ہے، ایشیاء کا کلچر اور تہذیبی روایات کے مطابق دل وجان سے مہمان کی عزت کی جاتی ہے۔

عموماً تین دن کے بعد میموریل سروس یعنی یادگاری کے طور پر شکر گذاری کی عبادت کی جاتی ہے۔ چہلم، برسی وغیرہ رسومات کا کرسچن مذہب میں کوئی تصور نہیں۔

صدقہ وخیرات اور ایصال ثواب:

تدفین والے دن سوگواران کو کھانا چائے وغیرہ دی جاتی ہے۔ میموریل سروس پر بھی کھانا دیا جاتا ہے۔ ایصال ثواب کیلئے کوئی خاص دُعاوں اور مناجات کی ضرورت نہیں اس لئے کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خدا کے سامنے جواب دہ ہے جو اس نے روئے زمین پر زندہ رہتے ہوئے کئے خواہ بُرے ہو یا بھلے۔

میراث کے متعلق:

اولاد نرینہ بیوی اس کی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے حقدار اور وارث ہیں۔ اگر مرحوم نے کوئی وصیت کی ہو تو اس عملدرآمد ضرور کیا جاتا ہے، مثلاً کسی چرچ یا ادارے کو کوئی عطیہ دینا ہو تو وہ بعد از وفات جلد داز جلد ادا کی جاتی ہے۔

سکھ مذہب والوں کی رسوم میت CORMONYS OF SIKH IN THE DEATH

سکھ اِزم تعارف:

سکھ مت کو گورمت بھی کہا جاتا ہے (سکھ کا معنیٰ ہے سکھنے والا یعنی میں کچھ نہیں جانتا اور سکھنے کو تیار ہوں۔ اور مت کا معنیٰ ہے mentality ذہنیت اور اسی طرح گورو کا معنیٰ ہے مُرشد یا اندھیرے سے روشنی میں لانے والا، رہنمائی کرنے والا اور مت کا معنیٰ ہے ذہنیت۔) تو گویا سکھنے کیلئے ایک مُرشد سے بیعت کرنے والا۔ سکھ مت کی ابتداء بابا گورونانک 1469ء سے ہوئی اور بعد میں آپ کے نو (9) جانشینوں نے اس میشن کو پورا کیا۔ اور آخر میں سکھ مت کی مقدس کتاب گورو گرنتھ صاحب کو گدی نشین کرکے سکھوں کیلئے گورو بنادیا گیا۔ بابا گرو بانک کے عقیدے کے تین اصول ہیں: (1) کِرت کرنی (حصول رزق حلالی)

(2) نام جپنا (اللہ کے نام کی تسبیح، عبادت، مراقبہ کرنا)

(3) ونڈ چھکنا (حلال کمائی کو حاجت مندوں کے ساتھ تقسیم کرنا، بھانٹنا)

سوات میں سکھ ازم مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کے وقت آہستہ آہستہ داخل ہوا ایک روایت کے مطابق بابا گورونانک کے بڑے بیٹے بابا سری چندجی نے بھی افغان بیلٹ پر سکھ مت کی تبلیغ کا کام کیا، موجودہ سوات میں سکھ ازم کی تاریخ تقریبا1950 سے ملتی ہے اور 1955 میں موجودہ گودوارہ قائم ہوا اور بعد میں تمام برادری مکمل طور پر ہندوازم سے سکھ ازم میں داخل ہوئی[11]

سکھ اِزم میں رسوم میت:

سکھ ازم میں قریب الموت شخص کے سامنے مقدس پاٹھ سُکھ منی صاحب کا پڑھا جاتا ہے۔ یہ پانچویں گوروار جن صاحب کا کلام ہے جو ڈیڑھ گھنٹہ میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کلام میں 124 ابواب ہیں۔ یہ اس لیے پڑھا جاتا ہے تاکہ مرنے والی کی روح آسانی سے نکل جائے۔ اس کے علاوہ سکھ مت کے دوسرے پاٹھ جیسے جپ جی اور چوپئی صاحب وغیرہ بھی پڑھے جاتے ہیں۔[12]

اس دوران جانکنی کی کیفیت سے گزرنے والے شخص کو امرت پلایا جاتا ہے۔ بسا اوقات اگر امرت میسر نہ ہو تو پاٹھ پڑھنے کے بعد دم کیا ہوا پانی پلایا جاتا ہے۔[13]

روح نکلنے کے بعد میت کی رسومات شروع ہو جاتی ہیں۔ سکھ سوسائٹی میں ہر طرح کی خدمت کے لیے الگ الگ کمیٹیاں ہوتی ہیں اور یہ تمام کمیٹیاں اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے سرانجام دیتی ہیں۔ میت کی اطلاع ملتے ہی یہ تمام لوگ اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ غسل کمیٹی غسل کے انتظامات میں مصروف ہو جاتی ہے۔ لنگر اور کھانے والے اپنے انتظامات میں اور شمشان گھاٹ والے اپنے انتظام میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پاٹھ پڑھنے والے بھی میت کے گھر پہنچ جاتے ہیں۔ سکھ مت کی برادری میں ان تمام انتظامات کے لیے آپس میں روپیہ اکھٹا کیا جاتا ہے البتہ غریب سکھ اس سے مستثنیٰ ہوتے ہیں۔[14]

میت کو غسل عام سی چٹائی پر دی جاتی ہے۔ غسل میں خوب صفائی کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے شیمپو، صابن اور دیگر اشیاء استعمال کی جاتی ہیں۔ مرد کو مرد اور زنانہ کو خواتین غسل دیتی ہیں۔ سکھوں کے کفن میں ایک نیکر، ایک نیا سلا ہوا سوٹ، دو یا تین بڑی بڑی چادریں جن میں میت کا پورا بدن ڈھانپ دیا جاتا ہے۔ اور اگر میت کوئی سردار یا بڑا آدمی ہو تو اس کے سر پر دستار بھی رکھی جاتی ہے۔ پھر میت کو باہر نکال کر لوگوں کو دیدار کروایا جاتا ہے۔ میت پر بعض لوگ روتے ہیں اور اس پر کسی کی طرف سے کوئی نکیر

---

[11] ویر بنسری لالا ہیڈ گرنتھی گردوارہ سینگ صباحمینگورہ سوات ۔

Veer Bansri Lal.(Head Granthi Gurudwara Singh,Sabahmingora swat

[12]سکھ ریتمریادا: (آخری رسومات)

Antim Sansar. Shiromany Gurdwara Parbandhak committee, Amritsar, 1933.

[13]یہ روایتی طریقہ پر دیا جاتا ہے

[14]سیکھ ریت مریادا(Sikh Rehat Maryada)

یا پابندی نہیں کی جاتی۔ اس دوران سکھ منی پاٹھ کی گردان بھی جاری رہتی ہے۔ میت کی دیدار کے دوران ارداس (Ardas) یعنی دعا کی جاتی ہے۔ سکھ مت میں انسان کی فوتگی کو اس طرح تعبیر کیا جاتا ہے کہ اب انسان کا اس دنیا سے کوئی تعلق باقی نہ رہا اس لیے جتنی جلدی ہو سکے اس کی انتم سنسکاری رسم ادا کی جائے۔ البتہ اگر کوئی قریبی رشتہ دار دور سے آرہا ہو تو اس کی خاطر رسومات کو مؤخر بھی کیا جاتا ہے۔ گھر میں دعا وغیرہ کے بعد مردہ کو شمشان گھاٹ لے جایا جاتا ہے۔ شمشان گھاٹ میں ہر وقت پاٹھ کیا جاتا ہے۔ گرنتھ کلام کو سنایا جاتا ہے اور دنیا کی بے ثباتی کا درس دیا جاتا ہے۔ مردہ کو لکڑیوں میں رکھ کر گھر کا کوئی فرد اس کی چِتا کو آگ لگاتا ہے۔ آخر میں سوہالا (Sohala) صاحب کا پاٹھ کیا جاتا ہے۔ جب لاش کافی حد تک جل جائے تو اس کے بعد لوگ واپس آجاتے ہیں۔ اور دو تین آدمی شمشان گھاٹ میں ہی رہ جاتے ہیں تاکہ آگ کی نگرانی کریں۔ اگلے دن راکھ کو دریا برد کر دیتے ہیں اور بون یعنی ریڑھ کی ہڈی گھر والوں کو دے دی جاتی ہے تاکہ وہ اسے انڈیا بھیج کر گنگا میں بہائے۔ اس کے بعد میت کے گھر میں تعزیہ شروع ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد دوسری دن صبح 9 بجے گورو گرنتھ صاحب کا اکھنڈ پاٹھ (ختم) (اس کا معنٰی ہے مسلسل) شروع کیا جاتا ہے اس کے بعد تیسرے دن کو اکھنڈ پاٹھ کا ختم کیا جاتا ہے جو کہ 48 گھنٹوں کے دوران بلا کسی ناغہ کے ختم ہو جاتا ہے۔ (مثلا اگر کوئی اس کو آج صبح 8 بجے شروع کریں تو لگاتار اس کو 48 گھنٹوں میں ختم کریگا یعنی تیسری دن صبح ۸ بجے اس کا ختم ہوگا اور اس کو پڑھنے والے ٹیم یا جماعت کو پاٹھی صاحبان کہا جاتا ہے جس کے ذمہ گورو گرنتھ صاحب کا ختم ہونا ہوتا ہے اسی طریقہ پر کہ اس کا ایک گھنٹہ میں 30 صفحات پڑھ جاتا ہے اور اس میں ٹوٹل 1430 صفحات اس کو اسی ٹیم میں اس طریقہ پر پڑھ جاتا ہے کہ ہر ایک پڑھنے والا اسی کو دو گھنٹے پڑھتے ہیں دو گھنٹے بعد وہ نیچے اتر کر بغیر کسی کلام یا باتیں کرنے کے دوسرے کو حوالہ کیا جاتا ہے اور دن کو خواتین عموماً اور رات کو مردوں کی باری ہوتی ہے۔ اور یہ گرنتھ صاحب کا پاٹھ ہے۔ گرنتھ (جس کا معنی ہے وہ سمندر جس کی گہرائی معلوم نہ ہو) ہے ۔ سکھازم میں صرف انسان کی نفس پر ہر چیز منحصر ہے

اس کے بعد دوسرے روز گردوارہ میں اکھنڈ پاٹھ کا ختم شروع ہو جاتا ہے اور ائیندہ ۴۸ گھنٹوں کے بعد جس وقت شروع ہوئی تیسرے دن اسی وقت ختم ہو جاتا ہے اور یہ فوتگی کی چوتھی دن ہوتی ہے اسی کو اٹھالہ کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی کسی کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے دن حاجر نہیں ہوئی ہو تو وہی شخص اسی اٹھالہ کے دن حاضری ضرور دیگا اور کوشش کریگا کہ اسی دن حاضر ہو جائے اور سیدھا گردوارہ میں جا کر وہاں پر گرنتھ صاحب کے اخری ختم کے دو صفحات بہت اچھی لہجہ سے پڑھایا جاتا ہے جس میں دنیا سے بے رغبتی اور بے نیازی کی درس ہوتے ہے سن جاتے ہے۔ پھر اس کے بعد کوئی راگی گرنتھ صاحب کے کلام کو سناتا ہے بہترین انداز میں اسی کو گایا جاتا ہے پھر اس کے بعد(ardas) اختتامی دعا کیا جاتا ہے۔ ہر دعا کے بعد ایک حکم نامہ سنایا جاتا ہے اور اس کے بعد فروٹ یا پرشاک (کڑھا پرشاک جو حلوی کے شکل میں ہوتا ہے) وغیرہ کا تقسیم ہوتا ہے اس کے بعد روٹی لنگر کا پروگرام ہوتا ہے اور ان کو کہا

جاتا ہے کہ گردوارہ کے اوپر منزل پر یا مکان وگھر میں جاکر کھانا کھائے۔ تو اب پہلا مرحلہ ختم ہوا اس کے بعد چھٹی ماہ پر اکھنڈ پاٹھ کا ختم کیا جاتا ہے جس کیلئے رشتہ داروں کو بھلایا جاتا ہے اسی کو چھ ماہی پاٹھ کہا جاتا ہے۔ اور دوسرہ سالانہ پاٹھ جس میں دوست واحباب اور کمیونٹی کے ممبر کو بلایا جاتا ہے۔

اسی کے علاوہ فوتگی کے تیسرے دن بھی اسی گھر میں روٹی لنگر کا بندوبست کیا جاتا ہے اور اسی دوران سکھ منی صاحب کے بے شمار پاٹھکئے جاتے ہیں اور اس کا ثواب میت کو بخش دیتا ہے، اور کوئی چالیسواں دن بھی یہ پروگرام کرتا ہے۔

اس کے علاوہ اپنے صدقات کو کسی غریب ومسکین کو دیتا ہے یا اس پر گوردوارہ کیلئے برتن وغیرہ خریدتے ہے۔ آٹا چینی وغیرہ(pun dan) کہاتا ہے خریدتا ہے۔[15]

ہندوازم میں رسوم میت:

جب کسی شخص میں موت کے آثار ظاہر ہو جاتے ہیں جو سب سے پہلے ہم اسے چارپائی سے اتار کر زمین پر لٹاتے ہیں۔ اس کے لیے ہم زمین میں ایک چارپائی کے برابر زمین تھوڑی کھود کر گائے کے گوبر سے لیپ دیتے ہیں۔ حالت نزع میں جس رسم کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے وہ گاؤدرشن ہے جس میں مرنے والے کو گائے کا دیدار کرایا جاتا ہے۔ اس کے بعد اس شخص کے منہ میں تلسی شالگرام ٹپکایا جاتا ہے(تلسی ایک جنگلی مقدس پودا ہے اور شالگرام ایک مخصوص شکل کا سیاہ پتھر ہوتا ہے۔ یہ شالگرام شیولنگ نہیں ہوتا کیوں کہ شیولنگ ایک الگ مقدس پتھر ہے۔)

مرنے والا اپنے ہاتھ سے ایک دیا جلاتا ہے جس کو مردے کے ورثاء اگلے تیرہ دن تک جلائے رکھنے کے پابند ہوتے ہیں۔ تیرھویں دن اس دیے کو جاری پانی میں جلتا ہوا بہادیا جاتا ہے۔ سانس اکھڑنے تک وہاں پر موجود لوگ رام رام کا ورد کرتے ہیں۔[16]

روح نکلنے کے بعد:

گریہہ سوتر کے مطابق مرنے والے کے سر کے بال، داڑھی اور جسم کے اور بال صاف کئے جاتے ہیں، ناخن کاٹ لئے جاتے ہیں ۔جب وہ اپنی زندگی میں چراغ کو منتقل کردے اور روح نکل جائے تو پہلے ہم اطلاع دیتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اس کے کپڑے اتار دیتے ہے اور مردے کو کفن دیتے ہے اور کفن کے نیچے ایک کپڑہ ستر عورت کیلئے ضروری ہوتا ہے۔

---

[15] ایضا
ibid

[16] موت کی رسومات کی تفصیل کیلئےدیکھئےگریہ سوتر کا دوسرا حصہ " آسولایاناگریہ سوتر،ادھائے 4 کھانڈصفحہ 1 تا 8
Asvalayanagrihya Sutra, Udhiaye 4, khand p.1-8

غسل کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ پانی میں گنگا جل ڈالا جاتا ہے اور پنڈ درن (آٹے کے بنے ہوئے پیڑے) کو پنڈت اپنے ہاتھوں سے بناتا ہے۔ اس کے گولے بناتے ہوئے پنڈت اپنا سبق پڑھتا ہے اور پانچ یا چھ گولے بناکر پانی میں ڈالتا ہے۔ پھر اس طرح مزید پیڑے بناکر دریامیں مردہ کے نام پر بہادیے جاتے ہیں۔ پہلے دن 5 پیڑے اور باقی دس دن ایک ایک پیڑا بہایا جاتا ہے۔ البتہ چوتھے دن 4 پیڑے ڈالے جاتے ہیں۔

پاتک، بھٹ یاناپاکی کا تصور:

جس خاندان میں میت ہوجاتی ہے اس خاندان کے ساتوں پشت پلید سمجھے جاتے ہیں۔ اس دوران وہ مذہبی فرائض کے قریب نہیں جاسکتے۔ اس میں برہمن 11 دن، کھتری 13 دن، ویش 15 دن اور شودر 17 ویں دن کتری سے صاف ہوتا ہے۔ خاندان کے مرتبے کے مطابق بالترتیب یہ سارے دن گزرنے کے بعد تمام لوگ غسل کرکے کپڑے پہنتے ہیں اور گھروں پر گائے کا گوبر لیپ کرتے ہیں۔ مردے کے استعمال کی اشیاء پنڈت کو دیے جاتے ہیں۔

یم پُوریاترا پُوری (دوسرے جہان کا سفر جو ویدوں نے مختص کیا ہے) پندرھویں دن سے شروع ہوتا ہے۔ جو کہ ان کے صفائی کے تیسرے دن کو یہ روح اسی مکان سے نکل جاتا ہے اسی دن کو یم پُوریاترا کہا جاتا ہے۔ موت کی رسومات سال بھر جاری رہتی ہیں، تیسرے دن پھول چننے کی رسم (ہڈی اکھٹیکر کے گنگا میں پھنکنا) دسویں دن "دساہی" یعنی طہارت کی رسم، گیارویں دن "گیارہ کی کریا" (پنڈ کی نذر) بارھویں کو "دودشا" (برہمن کو دان دکشنا دینا) اور ہون کی رسم ادا کی جاتی ہے۔ تیرھویں دن دستار بندی کی رسم ادا کی جاتی ہے جس میں خاندان کے بزرگ ترین شخص کو سربراہ بنایا جاتا ہے اس کے علاوہ ماہانہ یادگیری کی رسم میں برہمن کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور سالانہ یادگیری کی رسمیں "برسودھی" یا برسی، "خیابی" اور "چوبرسی" بجائی لائی جاتی ہیں۔ برسی اور جوبرسی میں ایک سیجادان خاندان کے پروہت کو نذر کیا جاتا ہے، برہمنوں اور دوسرے غریبوں کو کھانا کھلایا جاتا ہے، لیکن خیابی میں صرف برہمن یا برہمنی کا کھانا کھلایا جاتا ہے[17]

جنازہ یاانتم سنسکار:

انتم سنسکار کی رسومات میں شمشان گھاٹ تک عورت نہیں جاسکتی۔ مردے کا سب سے قریبی رشتہ دار ہی اس کی چِتا کو آگ جلاتا ہے۔ اس دوران پنڈت ذکر میں مشغول ہوتا ہے اور قریبی رشتہ دار ایک مٹکہ لیے ہوئے ہوتا ہے جس میں ایک سوراخ ہوتا ہے۔ وہ مٹکا اپنے کندھے پر رکھ کر چِتا کے ارد گرد چکر لگاتا ہے اور مٹکے سے پانی ٹپکتا ہے۔ تیسرے چکر میں وہ ایک کندھے پر چند لکڑیاں اور

[17] موت کی رسومات کی تفصیل کیلئے دیکھئے گریہہسوتر کا دوسرا حصہ " آسولایاناگریہہسوتر (Asvalayanagrihya Sutra)، ادمائے 4 کھانڈ صفحہ 1 تا 8

دوسرے کندھے پر کلہاڑا رکھ کر آتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس نے پہاڑ سے لکڑیاں کاٹ کر لائی ہیں۔ پھر چتا کو آگ لگا دی جاتی ہے اور سب لوگ رام رام کا ورد کرتے ہیں۔ وہاں سے نکل کر گرڈ پوران کا ورد شروع کیا جاتا ہے۔ یہ کتاب مردہ کی چتا کو آگ لگانے سے قبل نہیں کھولا جاتا۔ اس میں تمام گناہوں کی سزاؤں کا بیان ہوتا ہے جس کو لوگ سن کر ڈر جاتے ہیں۔ چوتھے دن مردے کی راکھ کو دریا میں بہا دیا جاتا ہے اور بڑی ہڈی جو جلی نہ ہو اس کو لے کر سٹیل کے صندوق میں بند کر دیا جاتا ہے۔ یہ صدوقمردہ کے کسی رشتہ دار کو دے کر انڈیا بھیجا جاتا ہے جہاں اس کو گنگا میں بہا دیا جاتا ہے۔ اس کو ایک اعزاز سمجھا جاتا ہے۔[18]

تعزیت:

تعزیت کیلئے کمیٹی سسٹم کے اندر ہوتا ہے اور غم زدہ خاندان اس کے کسی بھی خرچہ سے بے خبر ہوتا ہے۔ تعزیت کیلئے ہر داس کا لفظ استعمال کرتا ہے اور جو کوئی آئے تو منترہ پڑھا کر اس کا ایصال ثواب مردہ کو بخش دیتا ہے۔ اور یہ دس دن تک جاری رہتا ہے۔ چار دن سے لیکر دس دن تک ہوتے ہے۔ دسواں دن اس کا اختتامی پروگرام ہوتا ہے۔

ایصال ثواب کیلئے ہر روز گرڈ کا ختم دس دن تک اور اس کے علاوہ روزانہ ذکر اور شریمہ بھگود گیتا کا ختم ہوا کرتے ہے اور گیتا کا ختم ہو جاتا ہے۔

مال میراث شریک بھائیوں اور شریک اولاد میں تقسیم کیا جاتا ہے اور جو بھی ان کی زندگی میں علیحدہ ہو وہ محروم ہو جاتا ہے۔

صدقات وخیرات باقاعدہ ہوتے ہیں۔ چوتھے دن اور دسویں دن کا خیرات ضروری ہوتا ہے جسے ہر کوئی کھا سکتا ہے۔ یم پُوری کے دن پنڈت کو کچھ دینا ضروری ہوتا ہے لوگ اپنی حیثیت کے مطابق پنڈت کیلئے گائے ضرور خرید کر دیتے ہیں تاہم گائے کی بجائے پنڈت کو پیسے بھی دے سکتے ہیں۔[19]

مسلمانوں کی رسوم میت:

سوات میں جب کوئی شخص قریب الموت ہوتا ہے تو اولاً اس کے سامنے قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے۔ بعض لوگ سورت یاسین کی تلاوت کرتے ہیں[20]۔ زمزم، شہد یا کوئی اور میٹھی چیز قریب الموت شخص کے منہ میں ٹپکا دی جاتی[21] ہے۔ گھر والے اور رشتے دار اس کے پاس کھڑے ہو کر ذکر اور کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہیں[22]۔ بعض ناسمجھ لوگ اس دوران زور سے روتے ہیں[23]۔

---

[18] موت کی رسومات کی تفصیل کیلئے دیکھئے گریہیسوتر کا دوسرا حصہ " آسولایاناگریہیسوتر (Asvalayanagrihya sutra)، ادھائے 4 کھانڈ صفحہ 1 تا 8

[19] شیو ناتھ شرما ملک دین خیل

[20] ابن ماجہ حدیث 1448

Ibn e Maja. Hadith 1448

روح نکلنے کے بعد میت کی آنکھیں اور ہونٹ بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اس کے سر اور ٹھوڑی کے گرد ایک کپڑا باندھ دیا جاتا ہے۔ اور اعضاء کو سلیقے سے سیدھا کیا جاتا ہے[24]۔ اس دوران قریب کے لوگوں کو خبر ہو چکی ہوتی ہے کہ فلاں گھر میں فلاں شخص فوت ہو چکا ہے۔ تو بعض لوگ جا کر اعلان کرتے ہیں۔ اعلان عموماً محلے کی مسجد کے لاؤڈ اسپیکر سے کیا جاتا ہے۔ بعض لوگ گاڑی پر سسٹم رکھ کر دور کے گاؤں دیہات اور بازاروں میں بھی اعلان کرواتے ہیں[25]۔

روح نکلنے کے بعد میت سے اس کے زائد کپڑے اتار دیے جاتے ہیں تاکہ اس کا بدن متغیر نہ ہو[26]۔ اس کے بعد میت کو درمیان میں رکھ کر اس کے گرد عود یا کوئی اور خوشبو لگا دی جاتی ہے۔ میت پر سفید چادر، کمبل یا رضائی ڈالتے ہیں۔[27] اہل محلہ اور رشتے دار اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور روتے ہیں۔ بعد ازاں میت کو غسل دینے والے آتے ہیں جو اس کام میں ماہر شمار کیے جاتے ہیں۔ وہ مردے کو غسل دے دیتے ہیں اور کفن پہنا دیتے ہیں۔ پھر میت کو لا کر گھر میں لوگوں کے درمیان میں رکھا جاتا ہے۔ اس دوران لوگ تلاوت قرآن کرتے ہیں اور سورت یاسین پڑھتے ہیں[28]۔ قبرستان میں میت لیے کچھ لوگ قبر تیار کرتے ہیں اور قبر تیار ہونے کے بعد جنازہ کا اعلان کیا جاتا ہے۔ جنازہ گاہ میں مقررہ وقت پر لوگ جمع ہو چکے ہوتے ہیں تو محلے کی مسجد کا امام جنازہ پڑھاتا ہے۔

---

[21] الطحطاوی,السید احمد الطحطاوی حاشیہ الطحطاوی علیٰ مراقی الفلاح ص308 قدیمی کتب خانہ کراچی

Al Tahtawi, Al Sayyed Ahmad. Haishiyat al Tahatawi ʻAla Maraqi al Falah. Qadimi Kutub Khana, Karachi. P 308

[22] زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري (المتوفى: 970هـ)البحرالرائق شرح كنز الدقائق ص 184ج2 تلقين الشهادةللمحتضردار الكتاب الإسلامي عدد الأجزاء:8

Zain al Din bin Ibrahim bin Muhammad. Al Bahr al Raiq sharh kanz al Daqaiq, vol. 2, p. 184

[23] محمد بن عيسى بن سَوْرة بن موسى بن الضحاك، الترمذي، أبو عيسى (المتوفى: 279هـ) سنن الترمذي رقم الحديث 1005

Al Tirmadhi, Muhammad bin Isa bin Sura. Sunan al Tirmadhi, Hadith 1005

[24] زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري (المتوفى: 970هـ)البحر الرائق شرح كنز الدقائق ص185ج2 دار الكتاب الإسلامي الطبعة: الثانية - بدون تاريخ عدد الأجزاء:8

Zain al Din bin Ibrahim bin Muhammad. Al Bahr al Raiq sharh kanz al Daqaiq, vol. 2, p. 185

[25] التارتارخانیہ ص 85فصل 32ج3 کتاب الجنائز باب المتفرقات

Al Tatarkhania, vol.2, chapter. 32, p.85 kitab al Janaiz

[26] بحرالرائق ص 171 ج 2 ایچ ایم سعید کراچی

Ibn Najeem. Bahr al Raiq. Vol.2, p.171

[27] وحبۃالزحیلی الفقہ الاسلامی وادلتہ ص 1481 ج 2 مکتبہ رشیدیہ کوئیٹہ

Wahbah al Zohaili. Al Fiqh al Islami wa Adillatuhu. Maktabah Rashidiya Quetta Vol.2, p1481

[28] ابن ماجة أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني، وماجة اسم أبيه يزيد (المتوفى: 273هـ) سنن ابن ماجه ص 351ج1الناشر: دار إحياء الكتب العربية - فيصل عيسى البابي الحلبي عدد الأجزاء: 2

Ibn e Majah, Abu Abdullah Muhammad al Qazwini. Sunan Ibn e Majah Dar Ihya al Kutub al Arabiyah. Ed Faisal Isa al Babi al Halabi. Vol. 1, p.351

محلے کی کمیٹی والے قبر کی تیاری، کفن وغیرہ سمیت دیگر انتظامات کرتی ہے۔ میت کے گھر والوں اور مہمانوں کے لیے کھانے کا انتظام بھی کمیٹی والے کرتے ہیں جو محلہ کی مشترکہ چندے پر کام کرتی ہے۔ کمیٹی میت والوں سے خدمت اور کھانے وغیرہ کا کوئی معاوضہ نہیں لیتی۔

باقی رہ گئی مروجہ کمیٹیاں تو اگر محض خدمت ہو تو مستحب ہے اور باعث ثواب ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

میت کی تجہیز و تکفین کے لیے قائم کمیٹیوں کی شرعی حیثیت:

آج کل مختلف مقامات پر خاندان اور برادری میں میت کمیٹیاں بنانے کا رواج چل پڑا ہے، اس کمیٹی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کمیٹی کے کسی ممبر کے گھر میں اگر خدانخواستہ موت کا سانحہ پیش آجائے تو اس کی تجہیز و تکفین کا خرچہ برداشت کیا جائے، نیز میت کے گھر والوں اور تعزیت کے لیے آئے مہمانوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرنا بھی اسی کمیٹی کی ذمہ داری شمار ہوتی ہے، اس کمیٹی کا ممبر صرف ایک خاندان یا برادری یا محلے کے لوگوں کو بنایا جاتا ہے، ممبر بننے کے لیے شرائط ہوتی ہیں، مثلاً یہ کہ ہر ماہ یا ہر سال ایک مخصوص مقدار میں رقم جمع کرانا لازم ہے، اگر یہ رقم جمع نہ کرائی جائے تو ممبر شپ ختم کر دی جاتی ہے، جس کے بعد وہ شخص کمیٹی کی سہولیات سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا، عام طور پر یہ کمیٹیاں دو طرح کے اخراجات برداشت کرتی ہیں:

۱:...کفن و دفن کے اخراجات، یعنی کفن، قبرستان تک لے جانے کے لیے گاڑی اور قبر وغیرہ کا خرچہ۔

۲:...میت کے اہل خانہ اور مہمانوں کے کھانے کا خرچہ۔ شرعی نکتہ نگاہ سے ان دونوں طرح کے اخراجات میں حسب ذیل تفصیل ہے: میت کی تجہیز و تکفین کا خرچہ جب کسی شخص کا انتقال ہو جائے تو اس کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے اخراجات کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر میت کا ذاتی مال موجود ہو تو اس کے کفن دفن کا خرچہ اسی میں سے کیا جائے گا۔

(یبدأ من ترکة المیت بتجهیزه) یعم التکفین (من غیر تقتیر ولا تبذیر) ککفن السنة أو قدر ما کان یلبسهُ فی حیاته۔"[29]

ترجمہ: اس میت کے ترکہ سے اس کی تجہیز و تکفین کو مقدم کیا جائے گا اس طرح کہ اس میں نہ اسراف ہو اور نہ کمی ہو جیسا کہ کفن سنت اور وہ مقدار اور قسم جو میت اپنی زندگی میں پہنتا تھا۔

---

[29] الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الفرائض، ج: ۷، ص: ۷۵۹، ط: سعید

Al Durr al Mukhtar ma'a Radd al Mukhtar, Kitab al Faraidh, Taba 'a Said. vol. 7, p. 759.

اگر اس کے ترکہ میں مال موجود نہیں تو اس کے یہ اخراجات اس شخص کے ذمہ ہوں گے جس پر اس کی زندگی میں مرحوم کا خرچہ واجب تھا، لہٰذا اگر میت کا باپ اور بیٹا دونوں زندہ ہوں تو کفن و دفن کے اخراجات بیٹے کے ذمہ ہوں گے، کیوں کہ جب کسی شخص کے پاس کوئی مال نہ ہو اور اس کا باپ اور بیٹا دونوں موجود ہوں تو اس کے اخراجاتِ زندگی بیٹے پر واجب ہوتے ہیں، باپ پر نہیں۔[30]

بیوی کا کفن دفن شوہر کے ذمہ لازم ہوتا ہے، اگرچہ اس کے پاس مال موجود ہو، اگر میت کے پس ماندگان میں ایسا کوئی شخص نہ ہو جس پر اس کا خرچہ واجب ہوتا ہے یا ایسا کوئی فرد موجود ہو، لیکن وہ خود اتنا غریب ہو کہ یہ خرچہ برداشت نہ کرسکے تو تکفین و تدفین کی ذمہ داری حکومتِ وقت کی ہے، لیکن اگر حکومتِ وقت یہ خرچہ نہیں اُٹھاتی یا ان کے نظم میں ایسی کوئی صورت نہ ہو تو جن مسلمانوں کو اس کی موت کا علم ہے، ان پر اس کی تکفین و تدفین کا خرچہ واجب ہے، اگر جاننے والے بھی سب غریب ہیں تو پھر وہ لوگوں سے چندہ کرکے یہ اخراجات برداشت کریں اور جو رقم باقی بچے وہ دینے والے کو واپس کریں، اگر دینے والے کا علم نہ ہو تو اس رقم کو سنبھال کر رکھیں، اور اگر دوبارہ اس طرح کی صورتِ حال پیش آئے تو اس کی تکفین و تدفین میں اُسے خرچ کریں۔[31]

میت کے اہل خانہ کے لیے کھانے کا انتظام میت کے رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لیے مستحب ہے کہ وہ میت کے اہل خانہ کے لیے ایک دن اور رات کے کھانے کا انتظام کریں، کیوں کہ میت کے اہل خانہ غم سے نڈھال ہونے اور تجہیز و تکفین میں مصروف ہونے کی وجہ سے کھانا پکانے کا انتظام نہیں کرپاتے،

غزوۂ موتہ میں جب نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفرؓ بن ابی طالب شہید ہوئے اور ان کی وفات کی خبر آپ ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانے کا بندوبست کرو، کیوں کہ ان پر ایسا شدید صدمہ آپڑا ہے جسنے انہیں (دیگر اُمور سے) مشغول کردیا ہے۔[32]

ولا بأس وباتخاذ طعام لہم و فی الرد: قولہٗ (وباتخاذ طعام لہم) قال فی الفتح ویستحب لجیران أہل المیت والأقرباء الأباعد تہیئة طعام لہم یشبعہم یومہم ولیلتہم ۔[33]

---

[30] رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الجنائز، ج: ۲،ص: ۲۰۶،۲۰۵، ط:سعید

Al Durr al Mukhtar ma'a Radd al Mukhtar, Kitab al Salat, bab al Janaiz, Taba 'a Said. vol. 2, p. 204.

[31] رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الجنائز،ج: ۲،ص:۲۰۶،۲۰۵ ، ط:سعید

Al Durr al Mukhtar ma'a Radd al Mukhtar, Kitab al Salat, bab al Janaiz, Taba 'a Said. vol. 2, p. 205.

[32] أبواب الجنائز،باب ما جاء فی الطعام یصنع لأہل المیت،ج:۱ ،ص:۱۹۵ ، قدیمی

Abwab al Janaiz, Bab ma jaa fi al Ta 'am Yusna 'a li ahl al mayyit, vol. 1, p. 195

[33] رد المحتار، کتاب الصلاة، باب الجنائز،ج:۲ ،ص:۲۴۰ ، ط:سعید

Radd al Mukhtar, Kitab al Salat, bab al Janaiz, Taba 'a Said. vol. 2, p. 204.

ترجمہ: اور میت والوں کیلئے کھانے کا بندوبست کرنے میں کوئی حرج نہیں اور ردالمحتار میں ہے کہ فتح القدیر میں نقل کیا گیا ہے کہ میت کے دور رشتہ دار اور ہمسایوں کیلئے مستحب ہے کہ کھانے کا بندوبست کریں اس طرح کہ ایک دن ورات کیلئے کافی ہو۔

میت کے اہل خانہ کے علاوہ جو افراد دور دراز علاقوں سے میت کے اہل خانہ سے تعزیت اور تکفین و تدفین میں شرکت کے لیے آئے ہوں اگر وہ بھی کھانے میں شریک ہوجائیں تو ان کا شریک ہونا بھی درست ہے، تاہم تعزیت کے لیے قرب وجوار سے آئے لوگوں کے لیے میت کے ہاں باقاعدہ کھانے کا انتظام کرنا خلافِ سنت عمل ہے۔

ترجمہ: عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ جب جعفرؓ کی وفات کی خبر پہنچی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ الِ جعفر کیلئے کھانے کا بندوبست کرو کیوں کہ ان پر مصیبت آپڑی ہے جس نے ان کو مشغول کیا ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ بعض اہل علم مستحب قرار دیتے ہیں کہ میت والوں کیلئے کھانے کا بندوبست کیا جائے اور یہ قول امام شافعیؒ کا ہے۔[34]

مروجہ انجمنوں اور کمیٹیوں کے بظاہر نیک اور ہمدردانہ مقاصد سے ہٹ کر کئی شرعی قباحتیں ہیں:

کمیٹی کا ممبر بننے کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد، چاہے امیر ہو یا غریب، ہر ماہ ایک مخصوص رقم کمیٹی میں جمع کرے، اگر وہ یہ رقم جمع نہیں کراتا تو اُسے کمیٹی سے خارج کر دیا جاتا ہے، پھر کمیٹی اس کو وہ سہولیات فراہم نہیں کرتی جو ماہانہ چندہ دینے والے ممبران کو مہیا کرتی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کمیٹی کی بنیاد "امدادِ باہمی" پر نہیں، بلکہ اس کا مقصد ہر ممبر کو اس کی جمع کردہ رقم کے بدلے سہولیات فراہم کرنا ہے، یہ سہولیات اس کی جمع کردہ رقم کی نسبت سے کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوسکتی ہیں، یہ معاملہ واضح طور پر قمار (جوا) کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔

ترجمہ: اور فتح القدیر میں ہے کہ میت ہمسایوں اور دور رشتہ داروں کیلئے کھانے کا بندبست کرنا مستحب ہے کیونکہ ان پر آفت آپڑی ہے از روئے حدیث جعفرؓ کے جن کو امام ترمذی حسن قرار دیا ہے۔ اور اس کو امام حاکم نے صحیح کہا ہے کیونکہ یہ نیکی اور خیر خواہی ہے اور کھانے میں تھوڑی نمک زیادہ کریں کیونکہ اس سے پریشانی ختم ہوجاتی ہے۔ اور مذید کہا ہے کہ میت والوں سے مہمان نوازی کرنا مکروہ ہے کیونکہ مہمان نوازی خوشی میں ہوتی ہے حادثات میں نہیں اور پریشانی اور میت کے حالت میں یہ بدعت قبیحہ ہے اور امام احمد نے مسند میں اور ابن ماجہ نے جریر بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ ہم اہل میت کیلئے اجتماع اور کھانے کا بندوبست کرتے تھے۔[35]

---

[34] أبواب الجنائز،باب ما جاء فی الطعام یصنع لأہل المیت،ج:١ ،ص:١٩٥ ، قدیمی
Abwab al Janaiz, Bab ma jaa fi al Ta ʻam Yusna ʻa li ahl al mayyit, vol. 1, p. 195

[35] رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الجنائز،ج: ٢،ص:٢٤٠ ، ط:سعید
Radd al Mukhtar, Kitab al Salat, bab al Janaiz, Taba ʻa Said. vol. 2, p. 204.

کمیٹی کے ممبران میں سے بعض اوقات غریب ونادار لوگ بھی ہوتے ہیں، جو اتنی وسعت واستطاعت نہیں رکھتے کہ ماہانہ سو روپے بھی ادا کر سکیں، لیکن خاندانی یا معاشرتی رواداری کی خاطر یا لوگوں کی باتوں سے بچنے کے لیے وہ مجبوراً یہ رقم جمع کراتے ہیں، یوں وہ رقم تو جمع کرا دیتے ہیں، لیکن اس میں خوش دلی کا عنصر مفقود ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ مال استعمال کرنے والے کے لیے حلال طیب نہیں ہوتا، کیوں کہ حدیث شریف میں ہے کہ کسی مسلمان کا مال دوسرے مسلمان کے لیے صرف اس کی دلی خوشی اور رضامندی کی صورت میں حلال ہے۔

ترجمہ: کیونکہ قمار (جواری) یہ قمر وہ ہے کہ کبھی زیادہ ہوتا ہے اور کبھی کم ہوتا ہے اور قمار کو قمار اسی وجہ سے کہا گیا ہے کیونکہ ہر ایک ان میں سے چاہتا ہے کہ دوسرے کو اس کا مال چلا جائے اور دوسرے کے مال سے فائدہ اٹھانا اس کے لئے جائز ہو جائے حالانکہ نص کی روشنی میں یہ حرام ہے۔[36]

بسا اوقات اس طریقہ کار میں ضرورت مند اور تنگ دست سے ہمدردی اور احسان کی بجائے اس کی دل شکنی کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ بد سلوکی کا رویہ برتا جاتا ہے، کیوں کہ خاندان کے جو غریب افراد کمیٹی کی ماہانہ یا سالانہ فیس نہیں بھر پاتے انہیں کمیٹی سے خارج کر دیا جاتا ہے، اس طرح ان کی حاجت اور ضرورت کے باوجود اُنہیں اس نظم کا حصہ نہیں بنایا جاتا اور پھر موت کے غمگین موقع پر اُسے طرح طرح کی باتوں اور رویوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس طریقہ کار میں کھانا کھلانا ایک عمومی دعوت کی شکل اختیار کر جاتا ہے، حالانکہ مستحب یہ ہے کہ یہ انتظام صرف میت کے گھر والوں کے لیے ہو۔"

سوات میں مرد اور عورت کی قبر میں فرق واضح کیا جاتا ہے۔ مرد کی قبر کی گہرائی کم ہوتی ہے جبکہ اگر میت کسی خاتون کی ہو تو قبر ذرا گہری کھودی جاتی ہے۔ مرد کی قبر گھٹنوں تک اور عورت کی قبر ناف تک گہری بنائی جاتی ہے[37]۔ مرد کی قبر پر جو پتھر لگایا جاتا ہے وہ دونوں طولاً ہوتے ہیں۔ اور عورت کی قبر پر سر کی طرف والا پتھر طولا اور پیروں کی طرف والا پتھر عرضاً لگایا جاتا ہے[38]۔ سوات میں قبر لحد ہوتی ہے۔

جنازہ کو لے جانے کے بیان میں:

[36] كتاب الحظر و الإباحة، فصل في البيع، ج:٦ ،ص:٤٠٤ ، ط:سعيد

Kitab al hazar wa al Ibahat, Fasl fi al Bai ʻa, taba ʻa Said. vol.4, p.404.

[37] ردالمحتار ص234ج2

Radd al Mukhtar, vol2. P234.

[38] زين الدين بن إبراهيم بن محمد، المعروف بابن نجيم المصري (المتوفى: 970هـ) البحر الرائق شرح كنز الدقائق ص 194 ج2 ایچ ایم سعید کراچی

Zain al Din bin Ibrahim bin Muhammad. Al Bahr al Raiq sharh kanz al Daqaiq, vol. 2, p. 185

غسل کے بعد جنازہ کو اٹھا کر جناز گاہ یا کھلے میدان میں لے جایا جاتا ہے۔ شخص چارپائی کے ہر پاؤں کو دس دس قدم لیکر کل چالیس قدم لے کر جاتا ہے[39]،جناز گاہ پہنچ کر میت پر چار تکبیروں کے ساتھ مسنون طریقے سے جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے۔ نماز جنازہ فقہ حنفی کے مطابق پڑھی جاتی ہے[40]۔ جبکہ بعض علاقوں میں جنازہ سے فارغ ہو کر صفیں توڑ کر میت کے لئے دعا کی جاتی ہے[41]۔

تدفین میت:

اس کے بعد میت کو قبر کی طرف لے جایا جاتا ہے۔ مردے کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتارا جاتا ہے[42]۔ قبر میں رکھنے والے افراد ذکر واذکار میں مشغول ہوتے ہیں[43]۔ مردے کو قبر میں رکھنے کے بعد قبر کے اوپر مضبوط پتھر رکھتے ہیں۔[44]اس کے بعد مٹی ڈالتے ہیں۔ پہلے تین مرتبہ سر کی جانب سے مٹی ڈالتے ہیں[45] اور پھر قبر کے وہ ساری مٹی جو اندر سے نکالی گئی ہے ڈالتے ہیں۔ قبر ہموار کرنے کے بعد چند سبز پودے یا شاخ اس پر نصب کرتے ہیں[46]۔ اسی دوران ایک عالم وعظ کرتا ہے جس میں قبر کے متعلق یا میراث یا معاشرہ کے عام مسائل پر بحث کی جاتی ہے۔ مردے کو دفن کرنے کے بعد قبر کے سرہانے اور پاؤں کی طرف قاری حضرات

---

[39] ردالمحتار ص 231ج2

Radd al Mukhtar, vol2. P231.

[40] سنن ابن ماجه حديث 1502 بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجِنَازَةِ أَرْبَعًا

Sunan ibn e Majah, Bab ma Jaa fi al Takbir ʻala al Janazati Arb ʻan

[41] مفتی فرید ؒ فتاوی فریدیه ص 246 ---250ج3

[42] السمرقندی ابی اللیث نصر بن محمد بن ابراهیم (م 375ھ) فتاوی النوازل ص 122 مكتبه فاروقيه محله جنگی پشاور س ط ندارد

Al Samarqandi, Abi al laith Nasar bin Muhammad bin Ibrahim.Fatawa al Nawazil, Maktabah Faruqiyyah, Mahallah Jangi Peshawar. P. 122

[43] سنن ابن ماجه ، كتاب الجنائز ، جلد 1، صفحه 112 ، ايضا حديث نمبر 1542، ضياء القرآن پبلی کیشنز

Sunan Ibn e Majah. Kitab al Janaiz, Zia al Quran publications. Hadith no 1542, Vol 1, p. 112

[44] اشرف علی تهانوی امداد الفتاوی ص498ج1 مکتبه دارالعلوم کراچی سن ندارد

Thanwi, Ashraf ali. Imdad al Fatawa. Maktabah Dar al ʻUlum, Karachi. Vol.1, p. 498

[45] سنن ابن ماجه ، كتاب الجنائز ، ص113ج1 ضياء القرآن پبلی کیشنز

Sunan Ibn e Majah. Kitab al Janaiz, Hadith no 1542, Vol 1, p. 112

[46] أبو يعقوب إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن إبراهيم الحنظلي المروزي المعروف بـ ابن راهويه (المتوفى: 238هـ) مسند إسحاق بن راهويه ص 246ج1 الناشر: مكتبة الإيمان - المدينة المنورة الطبعة: الأولى، 1412 – 1991 عدد الأجزاء:5

Abu Yaqub, Ishaq bin Ibrahim bin Mukhlid bin Ibrahim al Hanzali al Marwazi. Musnad Ishaq bin Rahwaih. Maktabat al Iman, al Madinah al Munawwarah. 1991. Vol. 1, p.246

کھڑے ہو جاتے ہیں جو سورۃ البقرہ کا اول اور آخر بلند آواز میں پڑھتے ہیں اور حاضرین خاموشی سے سنتے ہیں[47]۔ پھر عموماً امام دعا کرتا ہے اور سامعین اس پر آمین کہتے ہیں[48] اور پھر وہاں سے رخصت ہو کر واپس اپنے گھروں کو جاتے ہیں۔

تعزیہ:

تعزیہ کا رسم سوات میں ایسا ہوتا ہے کہ اہل خانہ کے مرد حضرات کسی گھر، حجرہ یا مسجد میں بیٹھ جاتے ہیں اور لوگ آتے جاتے ہیں۔ ہر آنے والا دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا اعلان کرتا ہے۔ لوگ فاتحہ پڑھتے ہیں اور تھوڑی دیر بیٹھ کر ایک بار پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کے لیے اعلان کرتے ہیں اور اس کے بعد رخصت ہو جاتے ہیں۔ یہ سارا عمل تقریباً ہر شخص کرتا ہے۔ دور دراز کے لوگ اور مسافر رشتہ دار خط و کتابت یا فون کے ذریعے تعزیت کرتے ہیں۔ فاتحہ خوانی تین دن ہوتی ہے[49] جس میں اہل خانہ کے افراد لازمی موجود ہوتے ہیں۔ اس دوران ان کے سارے کاروبار اور مصروفیات معطل ہوتی ہیں۔ فاتحہ کے لیے خواتین بھی مردہ کے گھر باپردہ ہو کر آتی ہیں۔ لوگ میت کے ایصال ثواب کے لیے قرآن خوانی کرتے ہیں۔ سوات میں بعض مقامات پر تلبینہ سا پکایا جاتا ہے جو مہمانوں اور حاضرین کو کھلایا جاتا ہے[50]۔ اور بعض مقامات پر کھانا پکا کر غریبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ صدقے کا یہ عمل بعض علاقوں میں سات دن تک جاری رہتا ہے[51]۔

تعزیہ کے بعد کے رسومات:

تعزیت کے بعد سوات میں قدیم رواج یہ ہوتا تھا کہ جمعہ کی رات صدقہ کیا جاتا تھا۔ اسی طرح ساتویں دن صدقہ کیا جاتا تھا۔ اکثر قریبی رشتے دار ساتویں دن مردہ کے گھر جاتے تھے۔ پھر اسی طرح ہر جمعہ کی رات کو قاری حضرات اور طلبہ کو جمع کرکے قرآن

---

[47] البیهقی ابی بکر احمد بن الحسین (384-458) ص16ج7 دارالکتب العلمیه بیروت لبنان سن ط 1990 ط ب الاولی ۔ اور مسکواۃالمصابیح ص 149ج1 باب دفن المیت ، ابن قیم کتاب الروح ص18 هل تعرف الاموات زیارۃالاحیاء ، اور فتاوی فریدیه ص 276ج3 میں ذکر کیا ہے۔

Al Baihaqi, abi Bakr Ahmad bin Al Hussain, vol.7, p.16, Mishkawt al Masbih, Bab Dafn al Mayyit, vol.1, p.149, Ibn al Qayyim, Kitab al Ruh, p.18, Hal Ta'arif al Amwat Ziyarat al Ahya, Fatawa Faridiyah, vol.3, p. 276

[48] ابوداود ص 103ج1بَابُ الِاسْتِغْفَارِ عِنْدَ الْقَبْرِ لِلْمَيِّتِ فِي وَقْتِ الِانْصِرَافِ

Sunan Abi Daud, Bab al Istighfar 'inda Qabr al Mayyit fi waqt al Insiraf. Vol.1, p. 103

[49] محمد ارشاد القاسمی ,شمائل کبریٰ ص 483 ج 5 زمزم پبلیشرز,اردو بازارکراچی سب طبع اپریل 2013

Al Qasimi, Muhammad Irshad. Shamail Kubra, Zamzam Publications,Urdu Bazar Karachi 2013, vol. 5, p483.

[50] ل نور الدين علي بن أبي بكر الهيثمي المتوفى سنة 807۔ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد354ج5 طبعة دار الفكر، بيروت، طبعة 1412 هـ،

Nur ud Din ali bin Abi Bakr Al Haithami. Majma 'a al zawaid wa Manba 'a al Fawaid. Dar al Fikr Beirut. 1412AH Vol.5, p 354.

[51] احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی م 1231ھ حاشیه طحطاوی علےمراقی الفلاح ص 509شرکة مکتبةومطبعةالبابی الحلبی واولاده بمصرالطبع الثانیه س ط 1970

Ahmad bin Muhammad bin Ismail al Tahtawi al Hanafi. Shirkah Maktabah wa Matba 'ah al Babi al Halabi Bimisr. 1970. P.509

خوانی کی جاتی تھی ۔ سات جمعے تک یہ عمل ہوتا تھا اور اس کے بعد چالسویں دن عام خیرات کیا جاتا تھا۔ چالیسویں کے بعد اہل میت کے غم کا ماحول ختم ہو جاتا تھا۔ تاہم میت کا ایک سال پورا ہونے پر بھی ایک بڑی خیراتی تقریب منعقد کی جاتی تھی جس میں دیگیں پکا کر تقسیم کی جاتی تھیں۔

خلاصۃ البحث:

ضلع سوات میں چونکہ چار مذاہب کے پیروکار زندگی بسر کرتے ہیں ان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے جو کہ امام ابو حنیفہؒ کے پیروکار ہیں اور اس کے علاوہ زیادہ اکثریت والے سکھ برادری ہے جو تقریبا 400 گھرانوں کی تعداد میں ہیں۔ اس بعد کرسچن حضرات تقریبا 120 گھرانے اور ان کے بعد تعداد کے لحاظ سے ہندوازم والے بہت کم مقدار میں مقیم ہیں۔ چونکہ ریاست سوات میں اسلام محمود غزنوی کے دور ایک ہزار کے دہائی شروع ہوا اس وجہ سے کچھ علاقائی رسومات ان کے درمیان سابقہ ادیان کے بھی برقرار ہے ان سب کی ایک اہم رسم جو کہفو تنگی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس کا تقابلی مطالعہ اس میں کیا گیا اور معلوم کیا گیا کہ ان تمام مذاہب والوں میں قدر مشترک کونسا رسم ورواج ہیں اور ان کے مقدس کتابوں مین اس رسم کا مقام کیا ہے مرض الموت سے لیکر تقسیم میراث تک ان کے مراسم بیان کیا گیا۔ ہر ایک اپنے مذہب کے پیش نظر مردہ کو زندگی کی طرح عزت دینے کے خواہاں ہوتے ہیں۔ پھر اعزاز کے طریقے سب کے درمیان قدرے مختلف ہیں اور ہر ایک کوشش کرتے ہیں کہ ان رسومات کو اپنے مذہب کے مقدس کتابوں کے مطابق انجام دیں مگر ان کے مذاہب اور کتب چونکہ ایک دوسرے مختلف ہے اس لئے رسوم بھی مختلف ہیں ۔ ان میں بعض تو مذہب کے مطابق ہوتے ہیں اور بعض مذہب سے ہٹ کر صرف رسم کے تابع ہوتے ہیں، اور بعض وقتی تقاضہ کے مطابق ہوتے ہیں۔

نتائج البحث:

1. حالت نزع میں ہر مذہب کا پیروکار اپنے پیارے کو الوداع کرتے وقتاپنے مذہب کے مطابق مبارک ،مقدس اور پسندیدہ چیز کھلانے یا پھیلانے کی کوشش کرتا ہے تا کہ جان نکلنے میں آسانی ہو اور ساتھ ہی اسی مقصد کیلئے مذہبی کتاب کی تلاوت بھی کی جاتی ہے۔
2. تمام مذاہب کے مشترک اقدار میں سے غسل اور کفن کی بھی قدرے مشترک ہے جوکہ میت کیلئے ایک قسم اعزاز سمجھ جاتا ہے۔
3. غسل اور کفن سے فراغت کے بعدمیت کا ایک حق اس کیلئے مغفرت کی دعا ہے جو کہ مسلمان نمازہ جنازہ کے شکل میں اور باقی ادیان والے اپنی اپنی مذہبی کتاب کی تلاوت اور ذکر واذکار کے شکل میں ادا کرتے ہیں۔

4. ہرایک اپنے میت کیلئےدعائے مغفرت کے بعد لاش کومختلف طریقوں سے محفوظ کرتا ہیں ان میں مسلمان اور کرسچن حضرات اپنے مردہ کے لاش کواپنے اپنے مذہب کے مطابق دفناتے ہیں اور سکھ ازم اور ہندوازم والے حضرات اس کو چتا لٹا کر جلاتے ہیں۔

5. دفن سے فراغت کے بعد تمام مذاہب والے اپنے مذہب کے مطابق سوگواراں کے ساتھ مل جل کر میت کیلئےدعائے مغفرت اورزندوں کو تسلی وتشفی دیتے ہیں ۔ اور یہ عمل مسلمانوں میں تین دن اور سکھ ازم اور ہندو ازم میں چاردن جاری رہتا ہیں ۔

6. تعزیہ اوررسومات کی ادائیگی کیلئےدوردراز سے انےوالےمہانان گرامی اور رشتہ دارنکیلئے کھانے کا بندوبست کیا جاتا ہے یہ بھی قدر مشترک ہیں اور اس کا عمومی طریقہ تمام مذاہب کے ہاں یہ کہ تمام اہل علاقہ یا خاندان والے رقماپنے مابین طے شدہ رقم جمع کرکے اس سے تمام انتظام کرتے ہیں ۔

7. ایصال ثواب کے لئے مسلمان ،ہندو اور سکھ مذہب کے پیروکار باقاعدہ صدقات وخیرات اور مذہبی کتب کا ذکرتلاوت کرتے ہیں اور کرسچن حضرات کے ہاں یہ نہیں ہوتے ۔

سفارشات:

سابقہ مطالعہ کی روشنی میں اس موضوع پر مزید تحقیق بھی کی جاسکتی ہے:

- سوات کی تاریخ پر نظر ڈال کر سابقہ اقوام کے تہذیب و تمدن اور رسوم میت پر تحقیق کی جائے۔
- سوات کے قبائل کی تاریخ اور موجودہ دور دراز علاقوں کے رسوم میت پر تحقیق کی جائے۔
- اسلام اور دیگر مذاہب کے رسوم میت کا تقابلی مطالعہ پیش کیا جائے۔

Bibliography:

Abu Daud Suleiman bin Ash ʻath al Sajistani. Sunan Abi Daud. Al maktabah Al ʻAsariyyah, Beirut.DNM

Abu Yaqub, Ishaq bin Ibrahim bin Mukhlid bin Ibrahim al Hanzali al Marwazi. Musnad Ishaq bin Rahwaih. Maktabat al Iman, al Madinah al Munawwarah. 1991

Al Baihaqi, Abi Bakr Ahmad bin Al Hussain, Sunan al Kubra. Dar al Kutub Al ʻIlmiyyah, Beirut. 1990

Al Durr al Mukhtar maʼa Radd al Mukhtar, Kitab al Faraidh, Taba ʻa Said . DNM

Al Qasimi, Muhammad Irshad. Shamail Kubra, Zamzam Publications,Urdu Bazar Karachi 2013

Al Samarqandi, Abi al laith Nasar bin Muhammad bin Ibrahim.Fatawa al Nawazil, Maktabah Faruqiyyah, Mahallah Jangi Peshawar

Al Tahtawi, Al Sayyed Ahmad. Haishiyat al Tahatawi ʻAla Maraqi al Falah. Qadimi Kutub Khana, Karachi.

Ibn al ʻAla al Andrini. Fatawa Al Tatarkhania, Dar al Kutub al ʻIlmiyyah. Beruit.

Al Tirmadhi, Muhammad bin Isa bin Sura. Sunan al Tirmadhi,

Antim Sansar. Shiromany Gurdwara Parbandhak Committee, Amritsar, 1933.

Hafiz Ibn e Hajar, Fatah al Bari, Maktabah al Salafiyyah,

Ibn al Qayyim, Kitab al Ruh,

Fareed Mufti. Fatawa Faridiyah, Dar al Muallifin.

Ibn e Majah, Abu Abdullah Muhammad al Qazwini. Sunan Ibn e Majah Dar Ihya al Kutub al Arabiyah. Ed Faisal Isa al Babi al Halabi.

Mishkawt al Masbih, ,

Nur ud Din 'Ali bin Abi Bakr Al Haithami. Majma 'a al Zawaid wa Manba 'a al Fawaid. Dar al Fikr Beirut. 1412AH

Thanwi, Ashraf 'Ali. Imdad al Fatawa. Maktabah Dar al 'Ulum, Karachi.

Wahbah al Zohaili. Al Fiqh al Islami wa Adillatuhu. Maktabah Rashidiya Quetta

Zain al Din bin Ibrahim bin Muhammad. Al Bahr al Raiq sharh kanz al Daqaiq, Dar al Kutub al Islamiyyah.